## حجاج بیت اللہ الحرام کے نام اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان

# آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

# کا پیغام

حج بیت اللہ وہ عظیم الٰہی فریضہ ہے جو اسلامی دنیا کے مرکز یعنی مکہ معظمہ کی مقدس سرزمین پر ہر سال ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے۔ دنیا کے دورافتادہ علاقوں میں بھی زندگی بسر کرنے والے صاحب استطاعت مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس عظیم روحانی و مقدس اجتماع میں شریک ہوں اور لبیک اللّٰھم لبیک کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اپنے مالک وخالق کی بارگاہ میں یہ اعلان کریں کہ مالک! تونے طلب کیا تو ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہیں۔ ہماری اس حاضری کا بنیادی مقصد سنت ابراہیمیؑ کی پیروی کرتے ہوئے تیری رضا وخوشنودی حاصل کرنا ہے۔

ملت اسلامیہ عالم کے اس عظیم عالمی وروحانی اجتماع میں شریک دنیا کے لاکھوں مسلمانوں کے نام رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے امسال جو پیغام حج جاری کیا ہے، اس کا اردو ترجمہ قارئین فصلنامہ "راہ اسلام" کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

**بسم اللہ الرحمن الرحیم**

والحمد للّٰہ رب العالمین والصّلوۃ علیٰ سید البریۃ محمد وآلہ الطاہرین وعلی صحبہ المخلصین والسّلام علیٰ عباد اللّٰہ الصالحین۔

*خداوند عالم کا ارشاد گرامی ہے:* انّ ھذہ امّتکم امّۃ واحدۃ وانا ربّکم فاعبدون۔

حج بیت اللہ کا دلکش وروحانی اور دینی وعرفانی منظر ایک بار پھر ہماری نگاہوں کے سامنے موجود ہے۔ یہ مقدس سفر دنیا کے تمام مسلمانوں کی دلی تمنااور ان تمام لوگوں کے لیے حق وصداقت اور بہشت کا راستہ ہے جو اس پر گامزن رہنے کے متمنی ہیں۔ امسال پھر دنیا کے مختلف علاقوں میں زندگی بسر کرنے والے صالح بندگان خدا کو مسلمانوں کے اس مقدس الٰہی اجتماع میں شرکت کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ عبادت وبندگی کی نورانی فضامیں پوری طرح غرق ہو جانا، صدر اسلام کی یادوں کو تازہ رکھنا اور عزت وعظمت نیز فلاح وبہبود کی ان علامتوں کی جستجو میں ہمہ تن سرگرم رہنا، جس نے زمین کے اس خطے کو تاریخ کے بلند آسمانوں میں ایک تابناک خورشید کی طرح درخشاں بنادیا ہے۔ یہ حق وہدایت کے تشنہ مگر ہوشیار مسافر کے قلب وذہن کو حاصل ہونے والے ابتدائی فضائل وکمالات ہیں۔

یہ وہ عظیم ومقدس مقام ہے جہاں وقتی طور پر ہی سہی مگر ہر قسم کے مادی تعلقات، آلودگیوں غفلتوں نیز لباس وزیورات کی تزک بھڑک سے انسان کا رابطہ منقطع ہو جاتا ہے اور احرام کا سفید کپڑا پاکیزگی وطہارت ویکسانیت کو ان لوگوں کے دلوں پر غالب کر دیتا ہے اور دیکھنے، سننے اور سمجھنے کا وہ راستہ صاف دکھائی دینے لگتا ہے جو ابدی نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ علم ومعرفت اور اسلامی اخوت وبرادری کے شگوفے کھل جاتے ہیں اور الٰہی ہدایت ورہنمائی کا جلوہ نمایاں ہو جاتا ہے۔

یہ امت اسلامیہ کا عظیم اجتماع ہے "یہ خدا پرست" اور "عوام پسند" ہونے کی تجربہ گاہ ہے۔ یہی وہ مقدس جگہ ہے جہاں انسان خود پرستی کے جھوٹے اور شرک آلود مظاہرہ سے علحدگی اختیار کرتے ہوئے الٰہی اور حقیقی ذات سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ یہ طاغوتیت، آمریت اور شیطانیت سے برأت وبیزاری اختیار کرتے ہوئے لشکر رحمان سے وابستہ ہونے کی جگہ ہے۔ " ان لاتعبدوا الشّیطان " کو عملی جامہ پہنانے اور " انّ اللّٰہ بری مّن المشرکین ورسولہ . کا عملی جواب فراہم کرنے کی جگہ ہے۔ یہ امت واحدہ اسلامی کی جلوہ نمائی اور مسلمانوں کی انسانی طاقت ومعنوی عزت کے مظاہرہ کی جگہ ہے۔

آج پیغمبر رحمت کی آواز ہمیشہ سے زیادہ واضح لفظوں میں سنائی دے رہی ہے۔ دعوت اسلامی کی آواز، درحقیقت عدالت، آزادی اور نجات کی طرف دعوت ہے، آج زیادہ زوردار انداز میں

سنائی دے رہی ہے۔ ایک طرف خود غرضی، ظلم اور آنسوؤں سے چھلکتی ہوئی کالی رات کے ٹکڑے ہیں اور دوسری طرف جہالت، خرافات ار مکر و فریب کی فراوانی ہے۔ ایسے گھٹن کے ماحول میں انسان پہلے سے کہیں زیادہ نجات کی روشنی کا محتاج اور عدل و انصاف، صلح سلامتی اور اخوت و برادری کا پیاسا ہے۔ آج "تعالوا الٰهی کلمة سواء بیننا وبینکم الاتعبدوا الا الله ۔" کی ملکوتی آواز در حقیقت دولت اور طاقت کے خداؤں کی اعلانیہ تردید اور ظلم کے خلاف صف آرائی کا درجہ رکھتی اور یہ آواز اسیروں اور مظلوموں کو زیادہ اچھی لگتی ہے اور " انّ الله علیٰ نصرهم لقدیر " کی خوشخبری ان لوگوں کو خوشی اور امید سے مالا مال بنادیتی ہے۔

یہی لوگ در حقیقت ان الہامات اور الٰہی پیغامات کے پہلے مخاطب و مصداق ہیں۔ اسلامی بیداری نے دنیائے اسلام کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے اور ان لوگوں میں اسلامی شناخت و شخصیت کا احساس دوبارہ پیدا ہو گیا ہے۔ سرزمین ایران میں اسلامی پرچم لہرارہا ہے۔ اسلامی تعلیمات و تمسک کے ذریعہ مظلوم فلسطینی عوام نے صہیونیت کے اونچے منصوبوں کو مایوسی اور نا امیدی میں تبدیل کردیا ہے اسلامی ممالک میں ہمارے نوجوان بچے میدان جنگ میں داخل ہو چکے ہیں اور طاغوتی اور غاصبانہ طاقتوں کے خلاف اپنی مسلسل جدو جہد کے ذریعہ انھیں اپنے اسلامی ارمانات کو پورا کرنا ہے اور یہ لوگ عالمی استکباری طاقتوں کے خلاف ایک بڑا خطرہ پیدا کر چکے ہیں۔

آج صیہونی اور سامراجی تبلیغی مراکز کی جانب سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف الزامات اور بے بنیاد پروپگنڈوں کا سیلاب سا امنڈا ہوا ہے اور اس کا سب سے بڑا نشانہ اسلام کے بہادر اور جانباز فداکار ہیں جن کی لگاتار جہد و جہد کے نتیجے میں اسلام اور مسلمان مجاہدین کے خلاف عالمگیر پروپگنڈوں کے باوجود ہمارے پیغمبر عظیم الشان کے خالص اسلامی و محمدی افکار و عقائد سے ساری دنیا واقف ہو چکی ہے اور حقیقی اسلام کا چہرہ دنیا والوں کے سامنے آہستہ آہستہ صاف ہوتا چلا جارہا ہے اور دھیرے دھیرے ساری دنیا کو اس حقیقت کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ اسلام انصاف و آزادی اور نجات و رستگاری کا مذہب ہے اور اس مذہب میں فکر و دانش اور عقل و منطق کو نمایاں حیثیت واہمیت حاصل ہے۔

اسلام مذہب زندگی ہے جو عزت، احترام اور آزادی سے محروم زندگی کو موت سے تعبیر

کر تا ہے۔ اسلام منطق و عقلانیت کا مذہب ہے لیکن اس نے تعلقات سے وابستہ ان گمراہ کن خیالات کی شدید مخالفت و تردید کی ہے جس کے پیرو خدا کے پیغمبروں کو مجنون کہا کرتے تھے۔ اسلام اتحاد، برادری اور عالمی صلح کا مذہب ہے لیکن ان ظالموں کے ساتھ مظلوموں کے اتحاد کی سخت تردید و ممانعت کرتا ہے جو مسلمانوں کے خلاف خیانت کرتے ہوئے مظلوموں کے جنازہ کے پاس کھڑا ہو کر نہایت گرمجوشی کے ساتھ ظالم سے ہاتھ ملاتے نے میں قطعاً تکلف نہیں کرتے۔ اسلام حقیقت پسندی اور احساس ذمہ داری پر مبنی مذہب ہے لیکن حقیقت پسندی کے نام پر ظلم و بربریت کو ہرگز برداشت نہیں کرتا ہے بلکہ اس کو گناہ سے تعبیر کرتا۔ اسلام ہمیشہ باقی رہنے والے اصول و احکام کا مذہب ہے لیکن یہ متعصبانہ، متشبدانہ اور غیر استدلانہ اصولوں کی اعلانیہ تردید بھی کرتا ہے۔ اسلام اجتہاد و ایجاد اور نو آوری و نو فکری کا دین ہے لیکن یہ بدعت و انحراف آمیز دینی افکار کی تردید کرتا ہے۔ اسلام عفو و معافی اور اغماض چشم پوشی کا مذہب ہے لیکن یہ ظلم و ذلت کو تحمل کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے اسلام معیاری تہذیب و تمدن، علم و دانش اور ترقی و خوشحالی کا مذہب ہے لیکن اس علم کو مکمل جہالت و بربریت سے تعبیر کرتا ہے جس کے ذریعہ انسان کی تمدنی نابودی و غارتگری اور ذات بنی نوع انسانی کی ذلت و رسوائی کا سامان فراہم کیا جائے۔ اسلام دین جہاد تو ہے لیکن غیر منطقی اور غاصبانہ جنگوں کو کبھی جہاد نہیں تسلیم کرتا ہے۔ اسلام عزت، طاقت اور حاکمیت کا مذہب لیکن مذہب کو نامعقول اور غیر شریفانہ وسائل کی توجیہ کا باعث نہیں قرار دیتا ہے۔

اسلام انسانوں کی حرمت اور ان کے حقوق کا محافظ ہے، یہ اخلاق اور فضیلت کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور صلح و سلامتی کی آواز بلند کرتا ہے۔ در حقیقت وہ لوگ بدترین جھوٹ اور بزدلانہ ترین الزامات کے مرتکب ہیں جو مذہب اسلام کو انسانی حقوق، معیاری تہذیب و تمدن اور صلح سلامتی کا مخالف قرار دیتے ہیں اور اس ہتھکنڈوں کا استعمال کرتے ہوئے وہ مسلم قوموں کے خلاف اپنی جلادانہ کرتوتوں کی توجیہ کرنا چاہتے ہیں۔

مسلمان اقوام، علمای دین، روشن فکران نام آور اور دنیای اسلام کے غیرت مند دانشور اور نوجوانو! سر دست ملت اسلامیہ مختلف النوع دھمکیوں اور اہانتوں کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور مطلق العنان

عالمی سامراج امریکی حکومت کی سربراہی اور صہیونی حکومت کی دلالی و آتش افروزی کے سایہ میں ایک طرف تو امت اسلامیہ کے درمیان اختلافات سے بھرپور فائدہ اٹھارہا ہے۔ ملت اسلامیہ فلسطین کے معرکۃ الآراء کتاب اور انتفاضہ کے عظیم الشان پرچم نے علامی سامراج کے سیاسی ماہرین کو غضبناک اور دہشت زدہ کررکھا ہے اور وہ لوگ پاگلوں کی طرح اپنی طاقت کی نمائش کی خاطر فلسطینی مظلوموں پر اندھادھند بمباری اور وحشیانہ سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔

۱۱ر ستمبر کو نیویارک میں رونما ہونے والے حوادث کی وجہ سے امریکی حکومت کو اپنی طاقت کی نمائش کا بہترین بہانہ حاصل ہو گیا ہے۔ چنانچہ وہائٹ ہاؤس کی حمایت و حوصلہ افزائی کے سایہ میں صہیونی حکومت نے فلسطینیوں پر کیے جانے والے مظالم میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ افغانستان پر امریکہ کی وحشیانہ بمباری نے امریکی حکومت کے شدت پسند فوجی چہرے سے نقاب الٹ دی ہے اور یہ انسانیت سوز حوادث روز بروز عالمی فضا کو جنگ، ناامنی، عدم سلامتی اور قتل و غارتگری کی طرف لیے جارہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف جدوجہد اور مشرق وسطیٰ میں صلح کا دفاع وغیرہ در حقیقت امریکہ کے وسعت پسندانہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا بہانہ ہیں تاکہ امریکہ دیگر اقوام عالم کے مالی ذخائر پر اپنا ناجائز قبضہ جمائے رکھ سکے۔

اس سے بڑی شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا ملک جو عرصۂ دراز سے دہشت گردی کی حمایت و پشت پناہی میں سرگرم رہا ہے، ایک ایسا ملک جو دنیا کے دیگر ملکوں میں فوجی بغاوتوں کا منصوبہ بناکر ان منصوبوں کو عملی جامہ پہناتا چلا آرہا ہے، ایک ایسا ملک جس کے پاس عمومی ہلاکت و تباہی پھیلانے والے اسلحوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ایک ایسا ملک جو دنیا کے خطرناک دہشت گردوں کی حمایت کرتا چلا آرہا ہے، وہ دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر لڑی جانے والی جنگ کی قیادت کا مدعی ہے۔ یہ بات حقیقت کے بالکل برعکس ہے کہ فلسطینی مرد و عورت اور بچوں کا قتل عام، فلسطینی مظلوموں کے گھروں کی مکمل تباہی و بربادی، ان لوگوں کو ان کے آبائی وطن سے آوارہ و دربدر کرنا صلح کی حمایت و حفاظت ہے۔ آخر ان ظالمانہ کرتوتوں کو صلح کا نام کیسے دیا جاسکتا ہے۔

وہائٹ ہاؤس کے حکمراں ہمارے اسلامی ملک پر یہ الزام عائد کررہے ہیں کہ وہ مشرق وسطیٰ

میں صلح و سلامتی کے سلسلے میں رکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔ یہ لوگ اس حقیقت سے آج بھی غافل ہیں کہ ملت فلسطین کے جائز حقوق کی تردید و خلاف ورزی اور فلسطینی عوام کے وطن پر غاصبانہ تسلط کو صلح کا نام کبھی نہیں دیا جاسکتا ہے اس ظالمانہ منصوبہ کی ناکامی کے لیے کسی قسم کی مداخلت کی چنداں ضرورت نہیں ہے بلکہ اس ظالمانہ روش کی شکست و ناکامی یقینی ہے اور آج فلسطینی عوام کے درمیان پائی جانے والی بیداری و فداکاری اس روش کی ناکامی کی ناقابل تردید علامتیں ہیں۔

اسلامی جمہوریہ ایران نے نجات و آزادی اور اعلیٰ تعلیمات و روشن فکری پر مشتمل دین مبین اسلام کے پرچم کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے اور قدرت واقتدار کے دعویداروں کی دھمکیوں کہ وجہ سے وہ اس پرچم سے دستبرداری اختیار کرنے والا نہیں ہے۔ اسلامی تعلیمات پر قائم ایران دہشت گردی کو انسانی سعادت و خوشحالی کا دشمن مانتا ہے اور امریکہ واسرائیل کی آغوش تربیت میں پروردہ دہشت گردوں کے خلاف اپنی جدوجہد کے دوران بھاری قیمت ادا کر چکا ہے ۔ پس اسلامی جمہوریہ ایران سامراجی طاقت، دھمکی اور خطرناک چہرے سے مرعوب و خوفزدہ ہونے والا نہیں ہے۔ ہماری حکومت اور ہمارے عوام اپنے قائد عظیم الشان امام خمینیؒ کی عہد آفریں تعلیم و تربیت کے سایہ میں اپنے آزاد و عاقلانہ و شجاعانہ موقف کی قدر و قیمت سے بخوبی واقف اور اس کا بھرپور دفاع کرتے ہیں اور امسال ۲۲ر بہمن یعنی انقلاب اسلامی ایران کی سالگرہ کے موقع پر اپنے ملک گیر اور عظیم الشان مظاہروں کے ذریعہ ان لوگوں کے بے بنیاد الزامات اور دعوں کا محکم و دندان شکن جواب دے چکے ہیں جو اسلامی حکومت اور عوام کے درمیان اختلافات کا بیج بونے میں سرگرم ہیں۔ ایرانی حکومت اور عوام دھمکیوں اور جنگ افروز سرگرمیوں پر مشتمل امریکی سیاست کی اعلانیہ اور بھرپور مذمت کرتے ہیں کیونکہ اس سے امریکہ کی وحشیانہ اور جارحانہ فطرت کی نشاندہی ہوتی ہے اور امریکی حکمرانوں کے کا جارحانہ اخلاق اور غیر منطقی رویہ سے اس ظالمانہ نظام قدرت کی کمزور اور غیر محفوظ بنیادوں کا بھی پتہ چلتا ہے۔

ایرانی حکومت اور عوام دنیا کی تمام مسلمان قوموں کو اتحاد کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم اپنی اسلامی اخوت و برادری کو اور زیادہ مستحکم بنانے کے لیے دنیا کے تمام اسلامی ملکوں کی طرف تعاون و

دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں اسلامی دنیا کے تمام مسلم علماء، ودانشوراور ماہرین سیاست پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے عوام کے درمیان اتحاد، مقابلہ ومقاومت اور اسلامی بیداری کے درس کو بار بار دہراتے رہیں اور امت اسلامیہ کے ابھرتے ہوئے نوجوانوں کو بڑے حوادث کو جھیلنے اور بھاری امانتوں کے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے اور دنیا میں ایک متحد اور طاقتور امت اسلامیہ کی تشکیل کی راہ میں ہمہ تن سرگرم رہیں۔

حج اس عظیم ومبارک جدوجہد کے لیے ایک نقطۂ آغاز اور وسیلہ لامتناہی کی حیثیت رکھتا ہے۔

بارگاہ عالیہ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ وہ آپ سبھی لوگوں کو معنویت ومعرفت کے ذخیرہ سے پوری طرح مالا مال ہو کر اپنے وطن واپسی کی توفیق عطا فرمائے اور امت اسلامیہ عالم کو حضرت ولی اللہ لاعظم کی دعاؤں کا مصداق قرار فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سید علی خامنہ ای

۵/ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ